مسلمان اسے وقف نہیں کرسکتے کہ پرائی ملک ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

الواقف لابدان یکون مالکالہ وقت الوقف ملکاباتا[1]۔	کسی چیز کو وقف کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ وقف کرتے وقت اس چیز کا مکمل طور پر مالک ہو۔ (ت)

مسجد کے لئے کافر وقف نہیں کرسکتا کہ وہ اس کا اہل نہیں۔

قال اللہ تعالٰی "مَا کَانَ لِلْمُشْرِکِیْنَ اَنْ یَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللہِ"[2]۔	اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا: شرک کرنے والوں کو لائق نہیں کہ وہ اللہ تعالٰی کے گھروں کی تعمیر کریں۔ (ت)

ہاں اگر کافر کسی مسلمان کو اپنی زمین بیچتا یا ہبہ کردیتا اور مسلمان کی ملک ہوجاتی وہ اپنی طرف سے وقف کرتا تو جائز تھا اور مشرک سے امور دینیہ میں مدد لینی بھی جائز نہیں۔ تفسیر ارشاد العقل و تفسیر فتوحات الٰہیہ زیر آیہ کریمہ "لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْکٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ" اولیاء (مسلمانوں کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔ت) ہے:

نھوا عن موالاتھم وعن الاستعانۃ بھم فی الغزو وسائر الامور الدینیۃ[3]۔ واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔	انھیں (مسلمانوں کو) کافروں کی دوستی سے روک دیا گیا اور غزوات اور تمام دینی کاموں میں کافروں سے مدد لینے کی ممانعت ہے۔ اور اللہ تعالٰی پاک اور برتر سب سے بڑا عالم ہے۔ اور اس بڑی شان والے کا علم زیادہ کامل اور زیادہ پختہ ہے۔ (ت)

مسئلہ ۱۳۷: از پوکھریرا محلہ نورالحلیم شاہ شریف آباد مسئولہ ارکین انجمن نور الاسلام ۹ شعبان ۱۳۳۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جس جلسہ میں وہابی، ندوی، نیچری، دیوبندی، ہندو مقرر، لکچرار، واعظ ہوں اور ان کا صدر دیوبندی وغیرہا یا ہندو ہو ایسے جلسوں میں مسلمانان اہلسنت وجماعت

[1] ردالمحتار کتاب الوقف داراحیاء التراث العربی بیروت ۳ /۳۵۹

[2] القرآن الکریم ۹ /۱۷

[3] الفتوحات الٰہیہ تحت آیۃ لا یتخذ المومنون الخ ۳ /۲۸ مصطفی البابی مصر ۱ /۲۵۷

کو شرعاً شریک ہونا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو مسلمان ایسے جلسوں میں شریک نہ ہو وہ خارج از اسلام ہے یا نہیں؟ اس سے ترک سوالات کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:

ایسے جلسوں میں شریک ہونا قطعاً حرام اور سخت مضر اسلام ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

"وَ اِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۶۸﴾" [1]	اگر تجھے شیطان بھلاوے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس مت بیٹھ۔

اللہ تعالٰی ان کے پاس بیٹھنے کو شیطانی کام بتاتا ہے اور بھولے سے بیٹھ گیا ہو تو یاد آنے پر فوراً اٹھ آنے کا حکم فرماتا ہے نہ کہ ان کا وعظ ولکچر سننا، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ایاکم وایاھم لایضلونکم ولایفتنونکم [2]۔	ان سے دور بھاگو انھیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کردیں کہیں وہ تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں۔

نہ کہ انھیں مسند رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر بٹھانا، انھیں صدر یا واعظ بنانے میں ان کی تعظیم و توقیر ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: من وقر صاحب بدعۃ فقد اعان علی ھدم الاسلام [3]۔ جس نے کسی بد مذہب کی توقیر کی بے شک اس نے دین اسلام ڈھادینے پر مدد کی۔ فتاوٰی ظہیریہ و اشباہ والنظائر و منح الغفار و درمختار وغیرہا میں ہے: تبجیل الکافر کفر [4] کافر کی تعظیم کفر ہے۔ تو جو مسلمان ایسے جلسوں میں شریک نہ ہو وہ اللہ و رسول جل وعلا وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا حکم مانتے ہیں اپنے اسلام کو دستبرد کفار و مرتدین و شیاطین سے بچاتے ہیں، اس بنا پر جو ان کو خارج از اسلام بتاتا ہے خود خارج از اسلام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں: فقد باء بھا احدھما [5] جو کسی کو کافر کہے اگر وہ کافر

[1] القرآن الکریم ۶/ ۶۸

[2] صحیح مسلم باب النہی عن الروایۃ عن الضعفاء الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۱۰

[3] شعب الایمان حدیث ۹۴۶۴ دار الکتب العلمیہ بیروت ۷/ ۶۱

[4] درمختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۵۱

[5] صحیح البخاری کتاب الادب باب من اکفر اخاہ بغیر تاویل الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۲/ ۹۰۱

نہیں تو یہ کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے جو ان سے اس بناء پر ترک موالات کرے وہ ابلیس سے موالات کرتا ہے مسلمانوں کو اس سے ترک موالات چاہئے۔

قال اللہ تعالٰی " وَلَا تَرْكَنُوْۤا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ "[1]۔ والعیاذ باللہ تعالٰی واللہ تعالٰی اعلم۔	(اللہ تعالٰی نے فرمایا) ظالموں کی طرف میل نہ کرو کہ تمھیں دوزخ کی آگ چھوئے گی۔ اللہ تعالٰی کی پناہ اور اللہ تعالٰی سب کچھ اچھی جانتا ہے (ت)

مسئلہ ۱۳۸: از بنارس محلہ مدنپورہ متصل دستور یا پورہ مسئولہ محمد امین و محمد سلیمان ۱۸ شعبان ۱۳۳۹ھ

شہر بنارس میں جس میں تاریخ کو آپ کا اشتہار جماعت رضائے مصطفٰی کی طرف سے بابت نکاح کے جو آیا ہے اس پر مخالف لوگ اعتراض کر رہے ہیں ہم لوگ بہت پریشان ہیں لہذا ہم نے دوسرے ہفتہ کو جو کاروبار بند کردیا ہے یہ مسئلہ ہم کو معلوم نہ تھا کہ بند کرنے سے ہم کو کلمہ پڑھنے کے بعد نکاح دوبارہ کرنے کی ضرورت ہوگی، اور ہم لوگوں کو خلافت کمیٹی سے حکم ہوا تھا کہ تم لوگ ہڑتال کرو یعنی اپنا کاروبار بند کرو جس میں سے کچھ لوگ مسجد میں دعا کرنے کے لئے گئے اور کچھ لوگ فضول ادھر ادھر گھومتے رہے، لہذا ہم کو معلوم ہونا چاہئے کہ ایسے موقع پر جو لوگ دعا مانگنے کے لئے گئے تو ان کے واسطے کیا مسئلہ ہے اور جو لوگ کہ فضول گھومتے رہے ان کے لئے کیا مسئلہ ہے۔ مگر خاص کہ ہڑتال کی وجہ سے بند تھا بالکل کاروبار، مہربانی فرماکر جواب سے جلد مشرف فرمایا جائے۔

الجواب:

مخالفوں کے اعتراض کی پرواہ نہ کیجئے، وہ تو قرآن وحدیث کو پیٹھ دے کر مشرک کے پیرو ہولئے ہیں، مشرک کو اپنا رہنما بنالیا ہے۔ مشرک جو کہتا ہے وہی مانتے ہیں حالانکہ مشرک کی اطاعت کو قرآن مجید نے حرام فرمایا ہے۔ مشرکوں کا سوگ درکنار تین دن بعد مسلمان کا سوگ بھی صحیح حدیثوں نے حرام فرمایا ہے۔ مشرکوں کے سوگ میں بازار بند کرنا مشرک کی تعظیم ہے۔ اور کافر کی تعظیم کو فقہائے کرام نے کفر فرمایا ہے۔ مشرکوں سے اتحاد حرام وکفر ہے۔ مشرک کے حکم سے کاروبار بند کرنا حرام ہے۔ حرام کو حلال وخوب سمجھنا کفر ہے، جن لوگوں نے مفسدوں کے مجبور کرنے سے دفع فتنہ کے لئے دکان بند کی ان پر تجدید اسلام ونکاح کا حکم نہیں کہ وہ اس پر راضی نہ تھے، ہاں یہ الزام ہے کہ بلا مجبوری خلاف شرع بات کرنے میں مجبور بن گئے اگر کوئی دس روپے چھینا چاہتا ہے تو یوں سہل مجبور بن جاتے ہیں اور جن لوگوں نے خوشی سے بند کئے وہ سخت کبیرہ گناہ کے

[1] القرآن الکریم ۱۱/ ۱۱۳